# علم حدیث میں امام ابو حنیفہ کا مقام و مرتبہ

حبیب الرحمن اعظمی

استاذِ حدیث دار العلوم دیو بند

# تحقیقی جائزہ، علمی تنقیدی تبصرہ




از قلم:

**محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ**

جامعہ سلفیہ بنارس

مرتب: ابو امیمہ اویس

ناشر: منہاج السنۃ النبویۃ لائبریری
حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲،۳/مئی ۲۰۰۱ء میں فرقہ دیوبندیہ کی تحفظ سنت کانفرنس کے موقع پر انیتس [۲۹] زہریلی کتابوں پر مشتمل پیکٹ علماء دیوبندیہ اور عوام وخواص دیوبندیہ میں بہت بڑے پیانے پر مفت تقسیم کیا گیا، تاکہ دیوبندی لوگ اہل حدیث کے خلاف غوغہ آرائی وجدال ومناظرہ ومباحثے میں انھیں بطور ہتھیار استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ فتنہ وفساد اور شر کا بازار گرم کر سکیں اور اسلام واہل اسلام دشمنوں سے بہت زیادہ مالی فائدہ حاصل کرکے دشمنانِ اسلام واہلیانِ اسلام میں باہم نزاع وجدال وفتنہ وفساد دیکھ کر خوب خوش ہوں، انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب کا نام ہے

## "علم حدیث میں امام ابوحنیفہ کا مقام ومرتبہ"

از حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی استاذِ حدیث دار العلوم دیوبند

## اس پر ہمارا تحقیقی جائزہ وعلمی وتنقیدی تبصرہ

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ سلفیہ بنارس
۲۱/مئی/۲۰۰۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمد لله رب العالمين، والصلوةوالسلام على جميع الأنبياءوالمرسلين خصوصاً على خاتم النبيين محمد و آله وأصحابه، واتباعه أجمعين، أما بعد:**

تازہ پھر دانشِ حاضر نے کیا سحر قدیم　　گزر اس عہد میں ممکن نہیں بے چوبِ کلیم

(اقبالؔ)

چودھویں صدی ہجری میں تولد پذیر ہونے والا فرقہ دیوبندیہ اپنی تولد پذیری سے لے کر اب تک اہل حدیث کے خلاف زبردست شورش و فتنہ سامانی و شرارت انگیزی کی تحریک عالمی پیمانے پر چلائے ہوئے ہے اور جن عناصر سے فرقہ دیوبندیہ پیدا ہوا ہے یعنی فرقہ مرجیہ و جہمیہ و معتزلہ و ہندو مذہب کے تصوف اور اپنے ولی نعمت انگریز کی سازش کے مجموعہ ملغوبہ سے اس فرقے کا ظہور ہوا اور جن عناصر سے اس کا ظہور و تولد ہوا وہ اسلام کے خلاف ہمیشہ سازشی منصوبوں پر عمل پیرا ہے، انھوں نے حقیقتِ اسلام کو مسخ و متغیر کر کے دیوبندی رنگ میں رنگنے کی ہمیشہ سے کوشش کر رکھی ہے، مرجیہ کی مذمت تو حدیث نبوی میں بھی بہت آئی ہے، جس کا ذکر اس سلسلے کی بعض کتابوں میں ہم نے کیا ہے اور اسلاف نے کہا کہ مرجی فرقہ نے جہمیہ کو پیدا کیا، یہ دونوں فرقے اپنی منصوبہ بند تحریک کے ذریعہ روز اول سے صورت اسلام کو مسخ کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔

جہمیہ اور غالی جبریہ نے عقیدہ خلق قرآن پیدا کر کے سارے عالم اسلام کو اپنے فتنوں کی لپیٹ میں لے لیا، امام ابو حنیفہ جن کا مقلد ہونے کا فرقہ دیوبندیہ مدعی ہے۔ عقیدہ خلقِ قرآن کے سرگرم پیر و مبلغ تھے، اس دور کی سلفی حکومت کو پتہ چلا تو اس نے امام ابو حنیفہ کو پکڑ لیا اور ان کے ساتھ انتہائی نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اپنے اس عقید مخترعہ سے اگر آپ تائب ہو جائیں، تو ٹھیک ورنہ قتل کر کے آگ سے جلا دیے جائیں گے مصلحت کا تقاضا دیکھتے ہوئے امام ابو حنیفہ اپنے اس عقیدہ سے تائب ہو گئے، پھر بھی کبھی کبھار اس کا اظہار کرتے اور سلفی حکومت کی کارروائی کے ڈر سے تائب ہوتے رہے۔ پھر معتزلہ آئے اور اپنی سازش سے معتزلہ، جہمی حکومت قائم کر لی، اس معتزلی جہمی حکومت نے کہا کہ ہم حنفی مذہب کے پیرو ہیں اور یہی حنفی مذہب ہمارا سرکاری مذہب ہے،

اپنے دور حکومت میں غیر جہمی ومرجی ومعتزلی حکومت نے ہمارے ائمہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا، اب ہم اس کا بدلہ لینے کے لیے سبھی کو حنفی، معتزلی، جہمی، مرجی حکومت کے سرکاری مذہب کا پیروکار بزور حکومت وتلوار کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ اس حنفی مرجی، جہمی معتزلی حکومت نے اہل حدیث افراد، ان کے علماء وائمہ کو سخت زدوکوب جیل قید خانہ کی ناقابل برداشت سزائیں دی سلفی درسگاہوں کو بند کرایا اور سلفی لوگوں پر سخت کڑی نظر رکھنے لگی ان امور کی تفصیل ہماری کتاب "اللمحات الى ما في أنوار الباري من الظلمات" میں ہے، اس کی چار ضخیم جلدیں شائع ہو چکی ہیں، پانچویں جلد زیر طبع ہے اور چھٹی زیر تصنیف ہے، اسی چھٹی جلد پر ان شاءاللہ تعالی یہ کتاب ختم ہو گی۔

ہم نے اس نئے فتنہ دیوبندیہ کی زہریلی کتابوں کے پیٹ کا شرعی پوسٹ مارٹ کا عزم کر رکھا ہے، جس طرح کہ ہمارے اسلاف دیوبندی سازشوں اور فتوں کی نقاب کشائی اور ازالہ حیثیت عرفی کرتے رہے ہیں، نیز جن عناصر کی کوکھ سے اس فرقہ دیوبندیہ نے چودھویں صدی میں جنم لیا ہے، ان عناصر کا بھی ہمارے اسلاف نے بھاری قربانیاں دے کر کامیابی سے مقابلہ کیا ہے اور اس کے مزاعم فاسدہ کی وضاحت کر کے لوگوں کے سامنے اس کی حقیقت لے آئے ہیں۔ اللہ تعالی ہمارے اس کام میں ہماری مدد کرے، کیونکہ میں ایک نہایت بے دست وپا اور مراجع وضروری کتابوں سے بالکل تہی دست ہوں، اپنے معمولی سے کتب خانہ اور بے سروسامانی وعلالت اور مشکلات کے باوجود اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ کام شروع کیے ہوئے ہوں۔

وماتوفيقى الا الله ، وهوالمستعان على ما يصفون، والحمد لله رب العالمين رب يسر ولا تعسر، وتمم بالخير﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾آمين

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ سلفیہ بنارس
۲۲/مئی/۲۰۰۲ء

# امام ابو حنیفہ کے تابعی ہونے کی بحث

خطبہ کتاب تمہید کے بغیر فرقہ دیوبندیہ نے یہ کتاب شروع کر دی اور امام ابو حنیفہ کی سب سے بڑی فضیلت سمجھتے ہوئے اس فرقہ نے بزعم خویش امام موصوف کو تابعی ثابت کر دیا، سب سے پہلی دلیل اس فرقہ نے "**الخیرات الحسان** "فصل سادس، صفحہ: ۲۱، از علامہ ابن حجر مکی سے نقل کی ہے، امام ابو حنیفہ نے اپنی پیدائش ۸۰ھ کے بعد صحابہ کی ایک جماعت کا زمانہ پایا ہے، جو کوفہ میں تھے، اس لیے وہ تابعین کے حلقہ میں ہیں اور یہ شرف ان کے معاصر محدثین وفقہاء جیسے شام میں امام اوزاعی، بصرہ میں امام حماد بن سلمہ حماد بن زید کوفہ میں امام سفیان ثوری، مدینہ میں امام مالک اور مصر میں امام لیث بن سعد کو حاصل نہ ہو سکا۔ (زیر نظر دیوبندی کتاب صفحہ: ۲)

ہم کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے استاد امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ کے معاصر تھے اور اس پر اجماع ہے کہ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ تابعی تھے، اس طرح بہت سارے ائمہ کرام حتی کہ اساتذہ ابی حنیفہ بھی تابعی تھے اور امام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کی بابت امام ابو حنیفہ نے کہا کہ: "**ما رأيت أفضل من عطاء**" میں نے امام عطاء سے افضل کسی کو نہیں دیکھا۔ (**علل ترمذی و کتاب القراءة للبيهقي و نصب الراية بسند صحيح**) اور یہ معلوم ہے کہ ہر صحابی خواہ وہ کتنا ہی معمولی صحابی ہو عظیم ترین تابعین سے افضل ہے، اگر امام ابو حنیفہ نے کسی بھی صحابی کو دیکھا ہوتا تو یہ ہرگز نہ کہتے کہ "**ما رأيت أفضل من عطاء**"، معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ نے بزبان خود صراحت کر دی کہ وہ تابعی نہیں ہیں۔" (نیز ملاحظہ ہو ہماری کتاب "اللمحات" ، جلد: ۱ صفحہ: ۱۰۰ تا ۱۰۲)

اور یہ قطعی ویقینی طور پر غلط بات ہے کہ امام ابو حنیفہ عراق کے کسی مقام مثلاً کوفہ میں پیدا ہوئے، بلکہ وہ روسی ترکستان خراسان کے شہر نساء یا اس کے مضافات میں پیدا ہوئے ہیں جواں سال ہونے تک پلتے بڑھتے اور تربیت و تعلیم پاتے رہے، پھر جوان ہونے کے بعد اپنے والد کے ساتھ مختلف مقامات پر گھومتے پھرتے رہے، اس زمانے میں خراسان میں کون سے صحابی تھے، جس سے ان کا لقاء و دیدار ہوا؟ ہرگز نہیں پھر امام ابو حنیفہ نصرانی باپ و مجوی سندھی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور نہ جانے کب وہ مسلمان ہوئے، اس وقت کوئی صحابی خراسان

میں زندہ بھی موجود تھا، جس سے امام ابوحنیفہ کی ملاقات و دیدار بسند معتبر ثابت ہو؟ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ہماری کتاب **اللمحات: ۱۳۱/۲، وما بعدھا**) امام ابوحنیفہ کے صرف باعتبار دیدار نہ کہ باعتبار سماع تابعی ہونے کی سب سے زیادہ معتبر مانی جانے والی روایت یہ ہے کہ طبقات ابن سعد میں ہے کہ ابن سعد نے کہا کہ مجھ سے سیف بن جابر ابوالموفق قاضی واسط نے بیان کیا کہ میں نے ابوحنیفہ کو بیان کرتے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی کوفہ کے محلہ بنو نخع میں نزول پذیر ہوئے تو میں نے انھیں ایک بار یا ایک سے زیادہ بار دیکھا۔ (اللمحات: ۲۷۲/۳) مگر اس پر کئی اعتراضات ہیں:

۱۔ امام ابوحنیفہ ۸۰ھ میں عراق سے بہت دور خراسانی شہر نساء یا اس کے مضافات میں رہے اور جوان ہونے تک وہ اپنے والد کے ساتھ خراسان میں رہے اور معلوم نہیں کب مسلمان ہوئے اور ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ میں کوفہ آکر آباد ہوئے، اس وقت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات پر کم از کم آٹھ نو سال گزر چکے تھے، پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ابوحنیفہ کے بحالت ایمان دیدار کا امکان کہاں رہا؟ یہ تو محال بات ہوئی اور محال بات کے وقوع کا م کی بہت بڑا کذاب ہے۔

۲۔ جس طبقات ابن سعد کی طرف یہ روایت منسوب کی گئی ہے، اس میں یہ روایت موجود ہیں۔ **(التنكيل بما في تانيب الكوثري الأباطيل: ۱۷۹/۱)** جب یہ روایت طبقات ابن سعد میں نہیں اور دعوی یہ ہے کہ روایت مذکورہ طبقات ابن سعد میں ہے، تو یہ روایت ساقط الاعتبار ہوگئی۔

۳۔ ابن سعد سے یہ روایت سیف بن جابر ابومفق قاضی واسط نے نقل کی، ان کا ثقہ ہونا کہیں مذکور نہیں اور مجہول کی روایت ساقط الاعتبار ہوتی ہے۔

۴۔ سیف بن جابر نے یہ روایت ابوحنیفہ سے نقل کی، یہ بھی غیر ثقہ و غیر معتبر ہیں، جس کی سند میں مسلسل دو رواۃ میں سے ایک مجہول اور دوسرا مجروح ہو، اس کا ساقط الاعتبار ہونا واضح ہے، خود طبقات والے ابن سعد نے امام ابوحنیفہ کا ذکر دو جگہ کیا اور دونوں میں امام ابوحنیفہ کو غیر ثقہ و غیر معتبر کہا۔ (**اللمحات: ۱۷۱/۲**۔ وطبقات ابن سعد: ۳۶۸/۶ تا ۳۶۹، ۶۷/۷) پھر یہ روایت کیونکر معتبر ہو سکتی ہے؟

۵۔ سیف سے اس کی روایت میں ابن سعد بھی منفرد ہیں اور ان کا تفرد قابل نظر انداز ہے۔
(**اللمحات**:۲/۲۷۴،و۲۷۸-۲۷۹)

۶۔ روایت زیر بحث کی سند کے معتبر ہونے کا مطالبہ علماء اہل حدیث کرتے آرہے ہیں مگر دیوبندیہ اور ان کے حلیف اور جن عناصر سے دیوبندیہ پیدا ہوئے، وہ علمائے اہل حدیث کے اس مطالب کو پورا کر سکے نہ قیامت تک کر سکتے ہیں۔(تبصرۃ الناقد، ص:۲۷۶-۲۷۷) یہ مشہور سلفی کتاب ہے، اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ ابن حجر مکی ہیثمی کی "**الخيرات الحسان**" والی وہ بات مکذوبہ ومردودہ ہے، جسے دلیل بنا کر فرقہ دیوبندیہ نے امام ابو حنیفہ کا تابعی ہونا ثابت مانا ہے اور اس سے دیوبندیہ کے معتمد علیہ ابن حجر مکی ہیثمی کا بھی حلیہ معلوم ہو گیا کہ وہ غلط ساقط الاعتبار اسانید پر بھروسہ کر کے اپنی کتاب " **الخيرات الحسان**" لکھے ہوئے ہیں، جو طومار اکاذیب و مجموعہ اباطیل ہے۔

کیا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ وتابعی کہا؟

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "**تقريب التهذيب**" میں " **أعدل الأقوال** " لکھنے کا التزام کیا ہے، اپنی اس کتاب میں انھوں نے امام ابو حنیفہ کو "**طبقه سادسه**" کا راوی کہا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ امام ابو حنیفہ کا کسی صحابی کو دیکھنا تک ثابت نہیں۔ پھر وہ معمولی ترین تابعی بھی نہیں ہوئے، چہ جائیکہ مطلقاً تابعی ہوں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصریح کے بر خلاف فرقہ دیوبندیہ یہ مدعی ہے:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک استفتاء کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ولادت ابی حنیفہ کے بعد کوفہ میں بہت سارے صحابہ موجود تھے، اس لیے ان سے ادراک زمانی ابو حنیفہ کو حاصل ہے اور ابن سعد نے "**لا باس به**" سند سے نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔(زیر نظر دیوبندی کتاب ص:۳،۲، بحوالہ: **تبيض الصحيفة للسيوطي**، صفحہ:۲۵-۲۶)

ہم کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے دیدار انس رضی اللہ عنہ والی مذکورہ بالا بات پر وہ سارے اعتراضات وارد ہوتے ہیں، جو اس کے پہلے والی عبارت **الخیرات الحسان** پر۔ مزید یہ کہ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں استفتائے مذکور کو جو لایا وہ مجہول ہے اور مجہول کی روایت ساقط الاعتبار ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۴۹ھ میں ہوئی، جب کہ سیوطی کی عمر صرف تین سال تھی، تین سال کے بچے کو کیسے معلوم ہوا کہ استفتاء مذکورہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش ہوا اور انھوں نے اس کا یہ جواب دیا، بلاشک وشبہ مجہول السند سے مروی روایت خالص مکذوب ہے، اسی طرح کا فتوی سیوطی نے حافظ عراقی کی طرف منسوب کیا اور حافظ عراقی کی وفات حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پہلے ہوئی، لہذا یہ روایت سراسر جھوٹ و مکذوب ہے۔

دیوبندیہ نے اسی سانس میں کہا کہ ہیثمی و حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بھی فلاں فلاں نے امام ابو حنیفہ کو تابعی کہا۔ (زیر نظر دیوبندی کتاب ص:۳) ہم کہتے ہیں کہ ہماری کتاب **اللمحات**، (ج:۲) میں دیوبندیہ کے ان اکاذیب کو واضح کیا گیا ہے لوگ اسی کی طرف رجوع کریں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیتِ ابی حنیفہ سے متعلق بات پر بھی ہم نے **اللمحات** میں روشنی ڈالی ہے۔ یہاں مختصر سے تبصرہ میں تفصیل کی کوئی ضرورت بھی نہیں، جب کہ ایک دوسری کتاب میں تفصیل موجود ہے، البتہ دیوبندیہ نے حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اسی طرح کی عبارت کو اپنا مستدل بنایا ہے:

**"فلما كان عند انقراض التابعين في حدود سين دمنة تعلم طائف من الجصابة في التوثيق، والتضعين فقال أبو نفت بار آيت كذب من جابر الجعفى"** یعنی جب عام تابعین کا ۱۵۰ھ کے حدود میں خاتمہ ہو گیا تو ماہرین نے توثیق و تضعیف کے باب میں کلام کیا، مثلاً امام ابو حنیفہ نے جابر جعفی پر کلام کرتے ہوئے کہا: **"ما رأيت أكذب من جابر"** میں نے جابر سے زیادہ کذاب کسی کو نہیں دیکھا۔ (زیر نظر دیوبندی کتاب ص: ۲۲-۲۳)

دیوبندیہ کی ہی مستدل عبارت سے واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ابو حنیفہ کو تابعی نہیں بلکہ تبع تابعی میں شمار کیا ہے، اس سے دیوبندیہ کی ساری تلبیس و فسوں کاری ہوا ہو کر اڑ گئی۔

طلب حدیث کے لیے اسفار:

فرقہ دیوبندی نے اپنے مذکورہ بالا عنوان کے تحت کہا کہ:

امام ابو حنیفہ نے فقہ و کلام کے علاوہ بطور خاص حدیث پاک کی تعلیم حاصل کی تھی اور اس کے لیے طریق محدثین کے مطابق اسفار بھی کیے، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیر أعلام النبلاء (۳۹۲/۶-۳۹۶) میں زیر ترجمہ ابی حنیفہ لکھا کہ امام ابو حنیفہ نے طلب حدیث کی جانب خصوصی توجہ کی اور اس کے لیے اسفار کیے اور ۱۰۰ھ اور اس کے بعد بہت زیادہ طلب حدیث کے لیے متوجہ رہے۔(ماحصل از زیر نظر دیو بندی کتاب ص:۴) ہم کہتے ہیں کہ انہیں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دوسری کتاب" **ديوان الضعفاء والمتروكين** "میں زیر ترجمہ ابی حنیفہ لکھا:" **النعمان: الإمام رحمه الله، قال ابن عدي: عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات، وله أحاديث صالحة، وقال: النسائي: ليس بالقوي في الحديث، كثير الغلط على قلة روايته، وقال ابن معين: لا يكتب حديثه"(ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين للذهبي:ترجمة رقم:٤٣٨٩،المحقق: حماد بن محمد الأنصاري الناشر:مكتبة النهضة الحديثة - مكة الطبعة: الثانية، ١٣٨٧ هـ - ١٩٦٧ م عدد الأجزاء:١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو ضمن خدمة التراجم ])**

لیکن امام ابو حنیفہ کی روایت کردہ عام احادیث بقول امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ مجموعہ اغلاط و تصحیفات واضافات والحاقات ہیں، ان کی کچھ احادیث صالحہ بھی ہیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابو حنیفہ حدیث میں قوی نہیں قلیل الحدیث اور قلت روایاتِ حدیث کے باوجود کثیر الغلط ہیں اور امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابو حنیفہ بہت زیادہ ضعیف ہونے کے سبب اس لائق بھی نہیں کہ ان کی روایت کردہ احادیث دیکھی جائیں، یعنی کہ ابو حنیفہ متروک

الحدیث، ساقط الاعتبار ہیں۔ (ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي، ص: ۳۱۸، ترجمہ ۴۳۸۹، مطبوع مكة المكرمة : ۱۳۸۷، ۱۹۶۸ء)

نیز امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تیسری کتاب میزان الاعتدال میں لکھا:

**انعمان بن ثابت بن زوطا آبوحنيفة أحد امام تعل الرأي ضعفه النسائى من جهت حفظ ، وابن عدي ، وآخرون، وتر جمال الخطيب في فصليه من تا ريشه ، واستوفى كلام الفريقين معدليه و ضعفيه"**

یعنی نعمان بن ثابت بن زوطا ابو حنیفہ کوفی امام اہل الرائی ہیں، انھیں امام نسائی وابن عدی رحمۃ اللہ علیہما اور تمام دوسرے ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم نے خرابی حفظ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ بغداد میں دو فصلوں میں ان کا ترجمہ لکھا اور انھیں عادل وضعیف کہنے والے فریقین کا کلام پوری طرح نقل کیا۔ **(میزان الاعتدال:۴/ ۲۶،دارالفکر، بیروت ترجمہ:۹،۹،۲ )**

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ان کتابوں سے علم حدیث میں امام ابو حنیفہ کا حال واضح کیا گیا ہے اور انھیں اہل الرائی کا امام کہا گیا ہے، اہل الرائی کے بہت سارے فرقے مرجیہ، جہمیہ د معتزلہ وغیرہ ہیں، انھیں تینوں اہل الرای فرقوں یعنی مرجیہ ومعتزلہ کے مجموعہ سے امام ابو حنیفہ نے اپنا مذہب کشید کر کے خود اس پر عمل پیرا تھے۔ اور دوسروں کو اسی کی دعوت دیتے تھے اور انھیں عناصر نیز بعض دیگر عناصر کے مجموعہ سے فرقہ دیوبندیہ کی تولید ہوئی ہے۔ دیوبندی اور ان کے حلیف فرقوں کا دعوی ہے کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میزان الاعتدال میں امام ابو حنیفہ کا ترجمہ نہیں تھا، اسکے بعد کے اہل حدیثوں نے الحاق کر دیا ہے اس دعوی دیوبندیہ کی حقیقت ہم نے اپنی کتاب **"اللمحات(ج:٦)"** میں واضح کی ہے۔

مگر فرقہ دیوبندیہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب **"ديوان الضعفاء"** میں ترجمہ ابی حنیفہ کی بابت کیا کہتا ہے؟ جس کا حاصل یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ قلیل الحدیث تھے، اس کے باوصف کثیر الغلط اور متروک وساقط

الاعتبار تھے؟ نیز ان کی بیان کردہ روایات مجموعہ اغلاط و تصحیفات و اضافات والحاقات ہیں۔ چھ ضخیم جلدوں میں ہماری تصنیف کردہ کتاب "اللمحات الی ما في أنوارى الباري من الظلمات"، جو تین ہزار صفحات سے زیادہ پر مشتمل ہے، دراصل امام ابو حنیفہ سے متعلق ہے، اس میں امام ابو حنیفہ سے متعلق دیوبندیہ کے دجل تلبیس واکاذیب واباطیل کی وضاحت کی گئی ہے۔

## امام ابو حنیفہ کے علم حدیث سے متعلق اکاذیب دیوبندیہ پر نظر

فرقہ دیوبندیہ نے کہا:

بیان ذہبی "وارتحل في ذلک" کی قدرے تفصیل صدر الائمہ موفق بن ابراہیم کی نے اپنی مشہور جامع کتاب "مناقب الإمام الاعظم" میں بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ نے طلب علم میں بیس [۲۰] مرتبہ سے زیادہ بصرہ کا سفر کیا اور یہ سفر اکثر سال سال بھر کے لیے ہوتا، صاحبِ ہدایہ امام مرغینانی نقل کیا کہ امام ابو حنیفہ نے پچپیس [۲۵] حج کیے۔ الخ (زیر نظر دیوبندی کتاب ص: ۵، ۴)

ہم کہتے ہیں کہ موفق کی کتاب مذکور اوّلاً مجموعہ اکاذیب ہے۔ موفق خود معتزلی ورافضی اور کذاب تھا۔ (اللمحات جلد اول کے ابتدائی صفحات)

ثانیا: موفق کی روایت مذکورہ میں ہی صراحت ہے کہ فرق باطلہ سے مناظرہ کے لیے امام ابو حنیفہ بیس [۲۰] سے زیادہ مرتبہ گئے اور ہر سفر تقریباسال بھر یااس سے کسی قدر زیادہ یا کم کا ہوتا تھا۔

ثالث: ہم نے "اللمحات" میں بتلایا کہ امام ابو حنیفہ خود مرجی، جہمی و معتزلی تھے، وہ اہل سنت کو فرقہ باطلہ سمجھتے تھے اور ان سے مناظرہ بازی کرتے تھے اور اپنے عقائد فاسدہ کے سبب حکومت وقت کے مواخذہ اور سخت عتاب کے شکار ہوئے، حتی کہ دھمکی دیے گئے کہ آپ ان عقائد باطلہ سے توبہ کیجیے، ورنہ بری طرح قتل، نذر آتش ہوں گے۔ بطور تقیہ امام ابو حنیفہ نے بظاہر ان عقائد سے توبہ کی اور انھیں پورے کوفہ میں گدھے پر سوار کر کے گھما کر اعلان کیا گیا کہ انھوں نے اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرلی ہے اور ان پر فتوی دینے یا اس قسم کی کسی

سر گرمی میں ملوث ہونے پر پابندی لگادی گئی ہے، اگر یہ اپنی روش سے باز نہ آئے تو خبر کی جائے، معقول کاروائی کی جائے گی، مگر فرقہ دیوبندیہ نے یہودیوں کی طرح اپنی مستدل مکذوبہ روایات موفق میں بھی تحریف کرڈالی اور اپنے اکاذیب شامل کردی موفق تو بذاتِ خود جھوٹ کا پوٹ ہے۔ مزید برآں دیوبندیہ نے اسے بدل کر دوسرے جھوٹے معانی پہنائے، اس سلسلے میں مکذوبہ روایت موفق پر ہم نے بھرپور تحقیقی جائزہ و تبصرہ **"اللمحات"** میں کیا ہے۔

فرقہ دیوبندی کی وہ بات بھی خالص جھوٹ ہے کہ امام ابوحنیفہ چھ سال از ۱۳۰ھ تا ۱۳۶ھ حجاز میں مقیم رہ کر علم حدیث حاصل کرتے رہے۔ اس جھوٹی روایت کا بھی جائزہ ہم نے **"اللمحات"** میں لیا ہے اور یہ دعوی دیوبندیہ امام ابوحنیفہ ۱۳۰ھ سے لے کر ۱۵۰ھ تک کوفہ میں اپنی فقہ کی تدوین اپنے چالیس مولود وغیر مولود تلامذہ کی معاونت سے کرتے رہے، پھر وہ ۱۳۰ سے ۱۳۹ھ تک حجازی درسگاہوں میں کیسے علم حدیث پڑھتے رہے؟ نیز امام ابوحنیفہ کا سال ولادت فرقہ کوثریہ اور اس دیوبندی نے ۶۱، ۶۲، ۶۳ھ یا ۷۰ ہجری بتلایا اور اس کو ترجیح دیا، بعض ہی دیوبندیہ اس زمانے میں ان کا سال ولادت ۸۰ھ بتلاتے ہیں، اس سے لازم آتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اپنی عمر کے پچاس وساٹھ اور اس سے بھی زیادہ زمانہ تک طالب علم ہی تھے، نیز یہ کہ درحقیقت وہ خراسانی شہر نساء میں پیدا ہوئے، وہیں جوان ہونے تک ائمہ جہمیہ سے تعلیم و تربیت پاتے رہے۔ اور ۱۰۴ھ میں باپ کے ساتھ گھومتے پھرتے کوفہ آکر سکونت پذیر ہوئے، دریں صورت انھوں نے کب اور کس زمانہ میں ائمہ اہل سنت سے علم حدیث پڑھا، جب کہ ان کے خاص کوفی استاد حماد بن ابی سلیمان مرجی تھے اور انہیں سے سیکھ کر امام ابوحنیفہ مرجی المذہب ہوئے، ائمہ اہل سنت واہل حدیث سے انھیں وحشت بھی تھی، اسی وجہ سے انھیں گوارا نہیں ہوا کہ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ جیسے امام اہل سنت وحدیث کا جانشین کسی سنی المذہب امام کو بننے دیں، ابوحنیفہ نے چالیس ہزار درہم دے کر اپنے استاذ حماد کو جانشین بنایا، اس طرح یہ درسگاہ اہل سنت کی درسگاہ ہونے کے بجائے اہل الارجاء کی درسگاہ بن گئی۔ ان ساری باتوں کی تفصیل **"اللمحات"** میں ہے۔

## علم حدیث میں مہارت و امامت:

فرقہ دیوبندی نے اپنے مذکورہ بالا عنوان کے تحت کہا:

اکابر حفاظ حدیث میں سے امام مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کی جلالت شان اس طرح بیان کی کہ میں نے ابو حنیفہ کی رفاقت میں تحصیل حدیث کی تو وہ ہم پر غالب رہے اور زہد و پرہیز گاری میں بھی وہ ہم پر فائق رہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ فقہ میں انھوں نے کیسے جوہر دکھائے۔" (زیر نظر دیوبندی کتاب کا خلاصہ، بحوالہ مناقب ابو حنیفہ ص:۲۷) مسعر وہ بزرگ ہیں جن کے حفظ و اتقان کی بناء پر امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ انھیں مصحف کہا کرتے تھے. **إلى آخر ما قال** (زیر نظر دیوبندی کتاب ص:۶-۷) ہم کہتے ہیں کہ ان باتوں میں ذرا سا بھی شائبہ صداقت ہوتا تو **ديوان الضعفاء للذهبي و ميزان الاعتدال للذهبي** میں جو باتیں امام ابو حنیفہ سے متعلق کہی گئی ہیں، وہ نہ کہی گئی ہوتیں۔

فرقہ دیوبندیہ نے مزید کہا:

امام ابو حنیفہ کے علوم قرآن و حدیث میں امتیازی تبحر و وسعت معلومات کا اعتراف امام الجرح والتعدیل نے بھی ان الفاظ میں کیا کہ بخدا ابو حنیفہ اس امت میں خدا اور رسول سے جو کچھ وارد ہوا، اس کے سب سے بڑے عالم تھے۔" (زیر نظر دیوبندی کتاب، ص:۷)

ہم کہتے ہیں کہ دیوبندیہ نے یہ بات بتصریحِ خویش مقدمہ **كتاب التعليم از مسعود ابن شيبه سندهی** سے نقل کی اور مسعود بن شیبہ سندھی کا کذاب اور وضاع ہونا ہم **"اللمحات"** میں واضح کر چکے ہیں ،فرقہ دیوبندیہ اکاذیب و تلبیسات پرست ہے، نیز کذابین و مکذوبہ باتوں کو اپنا دین و ایمان بنائے رکھنا اس کا شیوہ ہے۔ اسی طرح اس فرقہ نے اپنے ہی جیسے کذاب معتزلی، رافضی موفق کی مناقب ابی حنیفہ سے نقل کیا کہ امام مکی بن ابراہیم استاد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہما نے کہا کہ ابو حنیفہ پرہیز گار، عالم، راہب، آخرت سے ڈرنے والے، بڑے راست

باز اور اپنے معاصرین میں سب سے بڑے عالمِ حدیث تھے، نیز یہ کہ امام ابو حنیفہ نے حدیث پر لکھی گئی سب سے پہلی کتاب میں چالیس ہزار احادیث منتخبہ لکھیں۔(زیر نظر دیوبندی کتاب کا ما حصل ص:۷)

ہم کہتے ہیں کہ اس مکذو یہ بات کا واضع موفق کذاب ہے اور "کند ہم جنس باہم پرواز" والی مثال کے مطابق اکاذیب پرست دیوبندیہ نے اپنے اکاذیب پرست واکاذیب ساز موفق کی ہاں میں ہاں ملادی۔ فرقہ دیوبندیہ اکاذیب پرستی میں اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "اس کے ساتھ امام حافظ ابو یحیی زکریا بن یحیی نیشاپوری کا یہ بیان موفق کذاب کے مطابق نقل کیا کہ امام بو حنیفہ نے کہا میرے پاس حدیث کے صندوق بھرے ہیں، ان حدیث سے بھرے صندوقوں میں سے میں نے تھوڑی سی احادیث نکالیں، جن سے لوگ نفع اٹھائیں"۔[زیر نظر دیوبندی کتاب کا خلاصہ ص:۷-۸]

ہم کہتے ہیں کہ یہ بات اختراع کردہ نیز سراسر جھوٹ ہے،از کاذیب پرست لوگ اس کا جو چاہیں مزید اکاذیب اختراع کر کے مطلب نکالیں،انھیں کوئی کیا کہہ سکتا ہے چنانچہ اپنی اس مکذوبہ مستدل بات کے تحت فرقہ دیوبندیہ نے کہا:

ابو حنیفہ کی احادیث سے بھرے صندوق کی تعداد معلوم نہیں، نہ ان میں ذخیرہ کردہ احادیث کی تعداد معلوم مگر اس سے ابو حنیفہ کا کثیر الحدیث ہونا معلوم ہو گیا اور یا رلوگوں نے مشہور کرر کھا ہے کہ ابو حنیفہ حدیث سے تہی دامن تھے انھیں صرف سترہ حدیثیں معلوم تھیں محض بے بنیادی الزام اور بازاری افسانہ ہے۔(خلاصہ از زیر نظر دیوبندی کتاب، ص:۷)

ہم کہتے ہیں کہ اکاذیب سے صرف اکاذیب پرست لوگ ہی کوئی بات ثابت کر سکتے ہیں اور ابو حنیفہ کا قلیلالحدیث ہونا تو دیوبندیہ کو بھی تسلیم ہے، یہ معلوم نہیں کہ کس نے کہا کہ ابو حنیفہ کو صرف سترہ احادیث معلوم تھیں:

حدیث میں امامت و مہارت ابو حنیفہ حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں:

"قال الحافظ ابن حبان : وكان رجلا جدلياء ظاهر الورع لم يكن الحديث صناعة حدث بمائة وثلاثين حد نا مسانيد و ماله حديث في الدنيا غيرها أنطا معافى مائة وعشرين حد اما آن يكون قلب باسناده غير متنه من حيث لا يعلم بفلما غلب خطا و على صوابدا تق ترک الاحتجاج به في الاخبار لينی

"یعنی حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ جو روایات ابی حنیفہ پر تخصص کئے ہوئے اور اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھے ہوئے ہیں فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ ایک مناظر و جدال باز اور بظاہر پرہیزگار آدمی تھے، حدیث ان کی صنعت نہیں تھی انہوں نے کل ایک سو تیس [۱۳۰] احادیث بیان کی ہیں، ان کے علاوہ پوری روئے زمین پر ان کی کوئی ایک حدیث بھی نہیں، اپنی ایک سو تیس احادیث کی روشنی میں ان سے ایک سو بیس [۱۲۰] احادیث میں صدور خطا ہوا ہے یا تو انہوں نے ان کی سندوں میں تقلب اور الٹ پلٹ کر دیا، یا ان کے متن میں ترمیم تغیر و تبدل کر لیا اور یہ سب ان سے علم حدیث سے بے بہرہ ہونے کے سبب نادانستہ طور پر صادر ہوا جب ان کی غلطیاں صواب پر غالب رہیں، تو وہ حدیث میں متروک قرار دیے جانے کے مستحق ہو گئے ہیں، یعنی کہ امام ابو حنیفہ کو صحیح طور پر صرف دس احادیث یاد تھیں۔
(المجروحين لابن حبان: ۶۳/۳، مطبوع: ۱۴۰۲ھ)

دیوبندیہ یہ بتلائیں کہ کذابین کی بات مانی جائے یا حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ جیسے ماہرین کی، جن کی تائید ائمہ فن نے کی ہے؟!!

## ضروری تنبیہ:

فرقہ دیوبندیہ نے اپنے مذکورہ بالا عنوان کے تحت کہا:

اس موقع پر یہ علمی نقطہ پیش نظر ہے کہ یہ چالیس ہزار متون حدیث کا ذکر نہیں بلکہ اسناد کا ہے، پھر اس میں آثار صحابہ وتابعین بھی داخل ہیں، کیونکہ اصطلاح سلف میں سب کے لیے حدیث واثر کا استعمال ہوتا تھا، زمانہ ابی

حنیفہ میں طرق واسانید احادیث کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ نہیں تھی، بعد والے زمانہ بخاری و مسلم وغیرہ میں سندوں کی تعداد لاکھوں تک گئی، **الی آخر ما قال** ۔(ملخص از زیر نظر دیوبندی کتاب:۸تا۱۵)

ہم کہتے ہیں کہ یہ سب اکاذیب دیوبندیہ نیز جن عناصر سے دیوبندیہ وجود پذیر ہوئے ان کے اکاذیب ہیں، ہم نے ان میں سے ہر ایک پر تحقیقی بحث **"اللمحات"** میں پیش کر کے ایضاح حقیقت کر دیا ہے۔ شائقین حضرات اس کی طرف رجوع کریں۔

## امام ابو حنیفہ کی عدالت وثقاہت :

اپنے مندرجہ بالا عنوان کے تحت فرقہ دیوبندیہ نے کہا:

سید الفقہاء سراج الائمۃ امام اعظم ابو حنیفہ علم فضل وامانت وسیرت کے جس بلند بالا مقام پر ہیں، وہ خود میں الجرح والتعدیل کی انفرادی تقلیل وتوثیق سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ امام تاج الدین کی اپنی کتاب **جمع الجوامع** کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ابو حنیفہ، مالک، شافعی، احمد، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، اوزاعی، ابن راہویہ، داود ظاہری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ عقائد واعمال میں منجانب اللہ ہدایت پر تھے، ان ائمہ پر حرف گیری مطلقاً لائق التفات نہیں۔ الخ (ملخص از زیر نظر دیوبندی کتاب ص:۱۶ - ۱۹)

ہم کہتے ہیں کہ ان ساری باتوں پر تحقیقی تبصرہ ہماری کتاب **"اللمحات"** میں کئی سالوں پہلے گزر چکا ہے، انہیں ملاحظہ کر لیں۔

امام ابو حنیفہ کی توثیق وتعدیل میں کچھ ائمہ دین کے اقوال:

گزشتہ صفحات کی تفصیل ہی سے امام ابو حنیفہ کی توثیق وتعدیل وکثرت حدیث کا حال معلوم ہو چکا ہے، یہاں دیوبندیہ نے پانچ اقوال نقل کیے، جن میں امام ابو حنیفہ کی توثیق وتعدیل کی گئی ہے: **"اللمحات"** میں واضح

کیا گیا ہے کہ خود امام ابو حنیفہ نے کہا: "**عامة ما أحدثكم به خطاء**"میری بیان کردہ احادیث مجموعہ خطاء اغلاط ہیں،امام ابو حنیفہ کے بالمقابل دوسروں کی توثیق بے معنی

ہے،البتہ ہم ان پانچ اقوال کی حقیقت ظاہر کر رہے ہیں:

۱۔ محمد بن سعد عوفی نے کہا کہ میں نے ابن معین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ ابو حنیفہ ثقہ تھے۔الخ(**تهذيب الكمال للمزی**:۷/۳۴۰،اور زیر نظر دیوبندی کتاب ص:۲۰)

ہم کہتے ہیں کہ یہ روایت غیر معتبر ہے۔(**اللمحات**: ج:۲ ) اور صحیح یہ ہے کہ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کو متروک وغیر ثقہ کہاہے۔(**کما مر**)

۲۔ فرقہ دیوبندیہ نے کہا:"صالح بن محمد اسدی نے کہامیں نے سنا کہ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ کو ثقہ کہا۔" (زیر نظر دیوبندی کتاب:۲۰،بحوالہ: **تهذيب الكمال**)

ہم کہتے ہیں کہ یہ روایت بھی صحیح نہیں اور صحیح یہ ہے کہ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کو متروک وغیر ثقہ کہاہے۔(کامر)

۳۔ فرقہ دیوبندیہ نے کہا کہ امام علی المدینی نے ابوحنیفہ کو ثقہ "**لا بأس به**"، کہا۔(زیر نظر دیو بندی کتاب ص:۲۰،بحوالہ:**جامع بيان العلم**)

ہم کہتے ہیں کہ امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ تک اس کی سند صحیح نہیں۔(**اللمحات** ،ج:۲) اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے جب کہ امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کی بابت کہا کہ

"**هوصاحب الرأي ضعيف جداًر وى خمسين حديثاً اخطافيها** "

یعنی ابو حنیفہ اصحاب الرای میں سے بہت زیادہ ضعیف ہیں، انھوں نے کل پچاس احادیث بیان کی، جو سب کی سب مجموعہ اغلاط ہیں۔(خطیب:۱۵۰/۱۳) **و عام کتب رجال۔**

ظاہر ہے کہ جو راوی صرف پچاس احادیث کا راوی ہو اور وہ سب کی سب مجموعہ اغلاط ہوں، وہ بہت زیادہ ساقط الاعتبار ہوگا، ہم نے "**اللمحات**" میں بتلایا ہے کہ یہ بات امام ابن المدینی نے اپنے علم کے مطابق کہی ہے، ورنہ روایات ابی حنیفہ پر ریسرچ کرنے والے حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ کی مرویات کی تعداد ایک سو بیس بتلائی اور کہا کہ ایک سو بیس احادیث کے بیان میں ابو حنیفہ نے غلطی کی، ان کی اسانید و متون میں ردوبدل کر دیا جیسا کہ گزرا۔

۴۔ فرقہ دیوبندی نے اپنے اس نمبر کے تحت کہا کہ بقول شبابہ من سوار شعبہ امام ابو حنیفہ کی بابت حسن الرأي تھے۔(خلاصہ از زیر نظر دیوبندی کتاب ص:۲۰-۲۱، بحوالہ: **الانتقاء لابن عبد البر**، ص :۱۹۶)

ہم کہتے ہیں کہ حسن الرأي دوسری چیز ہے اور توثیق و تعدیل دوسری چیز ہے، امام ابو حنیفہ کی مدح سرائی و ثناخوانی کے جذبات شدیدہ نے اسے حسن الرأي و توثیق و تعدیل کے درمیان فرق کرنے سے محروم کر دیا ہے، امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ وہ امام ابو حنیفہ پر لعن طعن کرتے اور مجروح قرار دیتے، اور کہتے کہ مٹی ابو حنیفہ سے کہیں بہتر ہے۔(**الضعفاء للعقیلی**:۲۸۱/۴-۲۸۲، **و متعدد کتاب رجال**)فرقہ دیوبندیہ بتلائے کہ لعن طعن کون سی توثیق ہے؟

۵۔ فرقہ دیوبندی نے کہا کہ امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ابو حنیفہ کو ثقہ کہا اور یہ کہا کہ میں نے کسی کو ان پر جرح کرتے نہیں سنا، شعبہ رحمۃ اللہ علیہ انہیں خط لکھ کر حدیث بیان کرنے کا حکم دیتے۔(زیر نظر دیوبندی کتاب :۲۱ کا خلاصہ، حوالہ: **جامع بیان العلم لابن عبد البر**:۱۰۸۴/۲)

ہم کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ پر ابن معین و شعبہ کی تجرتح رحمۃ اللہ علیہم گزر چکی، پھر دیوبندیہ کی نقل کردہ اس روایت سے کیسے کام بنے گا؟ جب کہ اس روایت کی سند صحیح بھی نہیں اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ خود بھی ابوحنیفہ کو بہت مجروح قرار دے چکے ہیں اور شعبہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اور ان سے پہلے والے عام اہل علم بھی اور معاصرین بھی، لہذا دیوبندیہ کی یہ مستدل روایت متواتر المعنی روایات کے خلاف ہونے اور بذات خود غیر معتبر ہونے کے سبب ساقط الاعتبار ہے، فرقہ دیوبندیہ نے اس بحث کے اخیر میں کہا کہ ابوحنیفہ کی تعدیل و توثیق میں انھیں پانچ اقوال پر اکتفاء کیا جارہا ہے، ورنہ امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابوحنیفہ پر جرح کرنے والے ائمہ اور بھی ہیں اور یہ معلوم ہے کہ بسااوقات ایک آدمی کی بات سینکڑوں کی بات کے بالمقابل زیادہ وزنی ہوتی ہے، نیز یہ کہ حقیقت یہ ہے کہ سبھی ائمہ جرح و تعدیل نے ابوحنیفہ کو مجروح کہا ہے، اور خود ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی، تفصیل "**اللمحات**" میں ہے۔

## امام ابوحنیفہ اور فن جرح و تعدیل:

فرقہ دیوبندیہ نے کہا:

سراج الامۃ سید الفقہاء ابوحنیفہ نہ صرف عادل وضابط، حافظ حدیث تھے، بلکہ علوم حدیث اور رجال میں بڑے ماہر وزکاوت و فراست و عدالت و ثقاہت میں اس درجہ پر تھے کہ ان کے اقوال پر فن جرح و تعدیل کا دارومدار تھا، چنانچہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مختلف کتابوں خصوصاً تابعین کے بعد والوں میں امام ابوحنیفہ کو ماہر فنِ جرح و تعدیل کہا۔ (ملخص صفحہ: ۲۱-۲۴، بحوالہ کتب کثیرہ)

ہم کہتے ہیں کہ تمام دنیا کے لوگوں کی بات پر امام ابوحنیفہ کی یہ بات بھاری ہے کہ میری بیان کردہ احادیث اور فقہی اقوال مجموعہ اکاذیب و اباطیل و شرور و فتن اور طومار و اغلاط و اوہام ہیں، یہ بات ہم نے لوگوں میں مفت تقسیم کیے جانے والے دیوبندیہ پیکٹ کے کئی کتابوں کے تبصرہ میں دلائل کے ساتھ مدلل کر کے لکھی ہے فن رجال میں امام ابوحنیفہ کا اپنی بابت بہت سارا بیان تو منقول ہے مگر دوسروں کی بابت صرف جابر جعفی کو کذاب کہنا، امام عطاء کو "**أفضل الناس**" کہنا، زید ابو عیاش کو مجہول کہنا ثابت ہے اور زید ابو عیاش کا ثقہ ہونا ابوحنیفہ کی ولادت سے پہلے واضح ہو چکا تھا اور عطاء کو "**أفضل الناس**" کہنے کے باوجود ان کے مذہب اہل حدیث سے

منحرف ہو کر مرجیہ جہمیہ و معتزلہ سے وابستہ رہنا بھی واضح ہے، جابر جعفی بذات خود غالی مرجی، جہمی و رافضی تھا، اسی" **أكذب الناس** "جابر جعفی کے جمع کردہ اکاذیب کو امام ابوحنیفہ نے اپنا دین وایمان بنایا اور لاکھوں نہیں بلکہ دور حاضر میں عرصہ دراز سے ابوحنیفہ کے اس مذہب کے مقلد کروڑوں لوگ ہیں مگر مشرکین وبت پرستوں کی تعداد ان مقلدین ابوحنیفہ سے کہیں زیادہ ہے، ابوحنیفہ کو"**سراج الامة**"موضوع حدیث میں کہا گیا، اس کو دیوبندیہ نے حجت بنایا اور اسی پر دیوبندیہ نے اپنی یہ کتاب ختم کر دی، لہذا ہم بھی ختم کر رہے ہیں۔

**وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على جميع الأنبياء والمرسلين خصوصا على محمد وآله واصحابه وأتباعد معين - آمين**

محمد رئیس ندوی رحمۃ اللہ علیہ
جامعہ سلفیہ بنارس
۲۳/مئی/۲۰۰۲ء